صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

مرد و عورت کا طریقہ نماز؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

مرد وعورت کے طریقہ نماز میں فرق

مرد اور عورت کے طریقہ نماز میں کوئی فرق نہیں۔فرق کے قائلین کے دلائل کا علمی جائزہ پیش خدمت ہے:

① نبی کریم ﷺ نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

إِذَا صَلَّيْتَ فَاجْعَلْ يَدَيْكَ حِذَاءَ أُذُنَيْكَ، وَالْمَرْأَةُ تَجْعَلُ يَدَيْهَا حِذَاءَ ثَدْيَيْهَا .

''نماز پڑھیں،تو اپنے ہاتھ کانوں کے برابر کریں اور عورت اپنے ہاتھ سینے کے برابر کرے گی۔''

(المُعجم الكبير للطَّبراني : 20/22)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① ام یحییٰ ''مجہولہ'' ہے۔حافظ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَمْ أَعْرِفْهَا . ''میں اسے پہچان نہیں پایا۔''

(مَجمع الزّوائد : 103/2)

علامہ ابن ترکمانی حنفی (۷۵۰ھ) لکھتے ہیں:

أُمُّ يَحْيٰ لَمْ أَعْرِفْ حَالَهَا وَلَا اسْمَهَا .

''میں ام یحییٰ کے حالات نہیں جان پایا،نہ مجھے اس کا نام معلوم ہوا ہے۔''

(الجَوهر النّقي : 30/2)

④ میمونہ بنت عبدالجبار کے حالات زندگی نہیں ملے۔

لہٰذا یہ روایت حجت نہیں بن سکتی۔

② ابن جریج رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

قُلْتُ لِعَطَاءٍ : تُشِيرُ الْمَرْأَةُ بِيَدَيْهَا بِالتَّكْبِيرِ كَالرَّجُلِ؟ قَالَ : لَا تَرْفَعْ بِذٰلِكَ يَدَيْهَا كَالرَّجُلِ، وَأَشَارَ فَخَفَضَ يَدَيْهِ جِدًّا، وَجَمَعَهُمَا إِلَيْهِ جِدًّا، وَقَالَ : إِنَّ لِلْمَرْأَةِ هَيْئَةً لَّيْسَتْ لِلرَّجُلِ، وَإِنْ تَرَكَتْ ذٰلِكَ، فَلَا حَرَجَ .

''میں نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا عورت تکبیر (تحریمہ) میں مرد کی طرح ہی رفع الیدین کرے گی؟ فرمایا: وہ اپنے ہاتھوں کو مرد کی طرح نہیں اُٹھائے گی، پھر انہوں نے اشارہ کیا اور اپنے ہاتھوں کو بہت زیادہ جھکایا اور آپس میں بہت زیادہ جوڑ کر فرمایا: عورت کے لیے ایسی کیفیت ہے، جو مردوں کے لیے نہیں۔ اگر عورت اس کیفیت کو ترک کر دے، تو کوئی حرج نہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :239/1، وسندهٗ صحيحٌ)

یہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا اجتہاد ہے، آپ بتا رہے ہیں کہ عورت کے ہاتھ اٹھانے کی یہ ہیئت ہے، اگر عورت یہ ہیئت ترک بھی کر دے، تو کوئی حرج نہیں، اس بنیاد پر مرد و عورت کے طریقہ نماز میں فرق کرنا مناسب نہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّفْرِقَةِ فِي الرَّفْعِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ .

''ایسی کوئی روایت نہیں، جو مرد اور عورت کے رفع الیدین میں فرق کرتی ہو۔''

(فتح الباري : 222/2)

③ عبدربہ بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رَأَيْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَرْفَعُ يَدَيْهَا فِي الصَّلَاةِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهَا حِينَ تَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ، وَحِينَ تَرْكَعُ وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَفَعَتْ يَدَيْهَا، وَقَالَتْ : رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ .

''میں نے ام الدرداء رحمہا اللہ کو دیکھا: وہ نماز کے شروع میں کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتیں، اسی طرح جب رکوع کرتیں اور سمع اللہ حمدہ کہتیں تو رفع الیدین کرتیں اور ربنا ولک الحمد، کہتیں۔''

(جُزء رفع اليدين للبخاري : 25، وسندهٗ حسنٌ)

الحمد للہ! اہلحدیث مرد اور عورتیں ام الدرداء رحمہا اللہ تابعیہ جیسی نماز پڑھتے ہیں۔ بعض ان کے کندھے کے برابر ہاتھ اُٹھانا تو لے لیتے ہیں، لیکن رکوع اور رکوع کے بعد رفع الیدین والا عمل نہیں اپناتے، کیوں؟ جبکہ ام درداء رحمہا اللہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتی تھیں، مرد اور عورت کا نماز میں ہاتھ اٹھانے کے حوالے کے کسی صحیح حدیث میں فرق ثابت نہیں، مدعی پر دلیل لازم ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ مرد بھی حدیث کی پیروی میں کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھا سکتے ہیں، بعض لوگ بغیر دلیل کے فرق کرتے ہیں، جو کہ درست نہیں۔

④ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں:

تَجْمَعُ الْمَرْأَةُ يَدَيْهَا فِي قِيَامِهَا مَا اسْتَطَاعَتْ .

''عورت قیام میں جتنا ہو سکے، اپنے ہاتھوں کو جوڑ کر رکھے۔''

(مصنّف عبد الرّزاق : 137/2)

سند ''ضعیف'' ہے، عبدالرزاق بن ہمام رحمہ اللہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح ثابت نہیں۔

⑤ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں:

تَجْتَمِعُ الْمَرْأَةُ إِذَا رَكَعَتْ تَرْفَعُ يَدَيْهَا إِلٰى بَطْنِهَا، وَتَجْتَمِعُ مَا اسْتَطَاعَتْ، فَإِذَا سَجَدَتْ فَلْتَضُمَّ يَدَيْهَا إِلَيْهَا، وَتَضُمَّ بَطْنَهَا وَصَدْرَهَا إِلٰى فَخِذَيْهَا، وَتَجْتَمِعُ مَا اسْتَطَاعَتْ.

''عورت جب رکوع کرے، تو اکٹھی ہو جائے۔ اپنے ہاتھوں کو پیٹ کی طرف بلند کر لے اور جتنا ہو سکے، اکٹھی ہو جائے۔ جب وہ سجدہ کرے، تو اپنے ہاتھوں کو اپنی طرف ملائے اور اپنے پیٹ اور سینے کو اپنی رانوں سے ملائے اور جتنا ہو سکے، اکٹھی ہو جائے۔''

(مصنّف عبد الرّزاق : 137/2، ح : 5069)

سند ''ضعیف'' ہے، اس میں عبدالرزاق رحمہ اللہ کی تدلیس ہے۔

نیز اس میں عطاء رحمہ اللہ عورت کے رکوع کے وقت رفع الیدین کرنے کا طریقہ بتا رہے ہیں، جس پر بعض لوگوں کا عمل نہیں۔

⑥ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عورتیں نماز کیسے پڑھتی تھیں؟ فرمایا:

كُنَّ يَتَرَبَّعْنَ ثُمَّ أُمِرْنَ أَنْ يَّحْتَفِزْنَ.

''وہ چار زانوں ہو کر بیٹھا کرتی تھیں، بعد میں انہیں حکم دیا گیا کہ خوب سمٹ کر

بیٹھا کریں۔"(جامع المَسانید للخَوَارزمي :400/1)

جھوٹی روایت ہے۔

① زر بن نجیح بصری کے حالات زندگی نہیں ملے۔

② احمد بن محمد بن خالد کے حالات اور توثیق درکار ہے۔

③ علی بن محمد بزار کے حالات بھی نہیں مل سکے۔

④ ابراہیم بن مہدی راوی کا تعین مطلوب ہے۔

⑤ صاحب کتاب محمد بن محمود خوارزمی کی بھی توثیق نہیں۔

اس سند میں اور بھی علتیں ہیں۔

دوسری سند میں ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب بخاری کذاب ہے۔

(کتاب القراء ت للبیهقي ص 154، لسان المیزان : 348/3)

عبداللہ بن احمد بن خالد رازی، زکریا بن یحییٰ اور قبیصہ طبری کے حالات زندگی اور توثیق ثابت نہیں ہو سکی۔

تنبیہات:

① نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّ نِسَاءُ ابْنِ عُمَرَ يَتَرَبَّعْنَ فِي الصَّلَاةِ .

"ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عورتیں نماز میں چارزانوں بیٹھتی تھیں۔"

(مصنّف ابن أبي شیبة :270/1، وسندهٗ صحیحٌ)

نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں:

تُرَبِّعُ "عورت چارزانوں ہو کر بیٹھے۔"

(مصنّف ابن أبي شیبة :270/1، وسندهٗ صحیحٌ)

اگر اُمتیوں سے نماز کا طریقہ لینا ہے، تو پھر بعض عورتیں چار زانوں ہو کر کیوں نہیں بیٹھتیں؟ اگر وہ کہیں کہ یہ عذر پر محمول ہے، تو پھر عورت کے لیے بیٹھنے کی خاص حالت بسند صحیح بیان کریں، ورنہ تسلیم کرلیں کہ مرد و زن کا نماز میں بیٹھنے کا طریقہ ایک سا ہے۔

④ مکحول رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ أُمَّ الدَّرْدَاءِ، كَانَتْ تَجْلِسُ فِي الصَّلَاةِ كَجِلْسَةِ الرَّجُلِ.

''سیدہ ام الدرداء رضی اللہ عنہا نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :270/1، وسندهٗ صحيحٌ)

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

تَقْعُدُ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يَقْعُدُ الرَّجُلُ.

''عورت نماز میں مرد کی طرح بیٹھے گی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :270/1، وسندهٗ صحيحٌ)

یہ عمل حدیث کے موافق ہے، لہٰذا عورت کا نماز میں بیٹھنا مرد کی طرح ہونا چاہیے۔

⑦ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

يَأْمُرُ النِّسَاءَ يَنْخَفِضْنَ فِي سُجُودِهِنَّ، وَكَانَ يَأْمُرُ الرِّجَالَ أَنْ يَّفْرِشُوا الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُوا الْيُمْنٰى فِي التَّشَهُّدِ، وَيَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ يَتَرَبَّعْنَ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو حکم دیتے تھے کہ وہ اپنے سجدے میں جھک جائیں اور مردوں کو حکم فرماتے کہ تشہد میں اپنا بایاں پاؤں بچھائیں اور دایاں کھڑا کریں اور عورتوں کو حکم کرتے کہ چار زانو ہو کر بیٹھیں۔''

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 222/2)

جھوٹی روایت ہے۔ عطاء بن عجلان ''متروک وکذاب'' ہے۔

حافظ بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

''اس جیسی ''ضعیف'' روایت سے حجت نہیں پکڑی جا سکتی۔''

(السّنن الكبرىٰ: 222/2)

⑧ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا جَلَسَتِ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَتْ فَخِذَهَا عَلٰى فَخِذِهَا الْأُخْرٰى، وَإِذَا سَجَدَتْ أَلْصَقَتْ بَطْنَهَا فِي فَخِذَيْهَا كَأَسْتَرِ مَا يَكُونُ لَهَا، وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَيَقُولُ: يَا مَلَائِكَتِي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهَا.

''جب عورت نماز میں بیٹھے، تو اپنی ران کو دوسری ران کے اوپر رکھے اور جب سجدہ کرے، تو اپنے پیٹ کو اپنی ران کے ساتھ چمٹا لے، جتنا ہو سکے ستر کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے طرف دیکھتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے معاف کر دیا ہے۔''

(الكامل لابن عدي: 214/2، السّنن الكبرىٰ للبيهقي: 223/2، تاريخ أصبهان: 336/2، كنز العُمَّال للهندي: 549/7)

موضوع (من گھڑت) ہے۔

① عبید اللہ بن محمد بن موسیٰ سرخسی کے حالات نامعلوم ہیں!

② محمد بن القاسم بلخی کے متعلق ابن حبان رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اس سے اہل خراسان نے ایسی روایات بیان کی ہیں، جن کو کتابوں میں ذکر

کرنا جائز نہیں۔ پھر اس کی روایت کے ساتھ مشغول ہونا کیسے درست ہوگا؟ یہ ایسی روایات بیان کرتا ہے، جن کے باطل اور غیر ثابت ہونے پر اُمت گواہی دیتی ہے، محدثین اسے پہچانتے ہی نہیں۔ اس سے اہل الرائے نے روایات لکھی ہیں، لیکن میں نے اسے اس لیے ذکر کر دیا ہے تا کہ ہمارے عام دوست اس کی روایات سے دھوکہ نہ کھائیں۔'' (کتاب المَجروحین : 311/2)

③ ابو مطیع حکم بن عبداللہ بلخی سخت مجروح وضعیف ہے۔

امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام ابو حاتم، امام فلاس، امام بخاری، امام نسائی، امام دارقطنی، امام ابن حبان، امام ابن عدی، حافظ ابن سعد اور حافظ خلیلی وغیرہم رحمہم اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے، اس کی توثیق نہیں۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''وضاع'' (حدیثیں گھڑنے والا) کہا ہے:

هٰذَا وَضَعَهٗ أَبُوْ مُطِيعٍ عَلٰى حَمَّادٍ .

''اس حدیث کو ابو مطیع نے حماد سے منسوب کر کے گھڑا ہے۔''

(میزان الاعتدال: 574/1)

⑨ یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ (۱۲۸ھ) بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى امْرَأَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ : إِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ فِي ذٰلِكَ كَالرَّجُلِ .

''رسول صلی اللہ علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے، جو نماز پڑھ رہی تھیں، فرمایا: جب آپ سجدہ کریں، تو جسم کا بعض حصہ زمین سے ملا دیا کریں، کیونکہ عورت

اس معاملہ میں مرد کی طرح نہیں۔''

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 223/2، المراسيل لأبي داوٗد : 87)

مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ تابعی براہِ راست نبی ﷺ سے بیان کر رہا ہے۔حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ''منقطع'' ہے۔

⑩ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَحْتَفِرْ وَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا .

''عورت سجدہ کرے، تو سمٹ جائے اور دونوں رانیں ملا لے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :269/1، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 222/2)

سند سخت ''ضعیف'' ہے:

① حارث بن عبداللہ اعور باتفاق محدثین ''ضعیف'' اور ''کذاب'' ہے۔اس کی توثیق ثابت نہیں۔حافظ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

أَلْحَارِثُ الْأَعْوَرُ مُتَّفَقٌ عَلٰى ضَعْفِهٖ وَتَرْكِ الْإِحْتِجَاجِ بِهٖ .

''حارث اعور کے ضعیف ہونے اور اس سے حجت نہ لینے پر محدثین کا اتفاق ہے۔''

(المَجموع شرح المهذّب : 288/3)

② ابو اسحاق سبیعی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں ملی۔

⑪ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عورت کی نماز کے متعلق سوال ہوا، تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

تَجْتَمِعُ وَتَحْتَفِرُ . ''اکٹھی ہو جائے گی اور سمٹ جائے گی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :270/1)

سند انقطاع کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

① بکیر بن عبد اللہ اشج کے متعلق امام حاکم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اس کا شمار تابعین میں کیا جاتا ہے، لیکن اس کا صحابہ سے سماع ثابت نہیں۔''

(مَعرِفة علوم الحديث : 45)

منقطع روایت محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہوتی ہے۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ (۸۲۶ھ) لکھتے ہیں:

ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانُ أَيْضًا فِي أَتْبَاعِ التَّابِعِيْنَ .

''ابن حبان رحمہ اللہ نے بھی اسے تبع تابعین میں ذکر کیا ہے۔''

(تحفة التّحصيل في ذكر رُواة المراسيل : 40)

② بکیر بن عبد اللہ کے بارے میں امام حاکم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَمْ يَثْبُتْ سَمَاعُهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ، وَ إِنَّمَا رِوَايَاتُهُ عَنِ التَّابِعِيْنَ .

''بکیر بن عبد اللہ کا سماع سیدنا عبد اللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں، بلکہ اس کی روایات تابعین سے ہیں۔''

(معرفة علوم الحديث : 45)

سیدنا عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی وفات سن ۸۸ ہجری میں ہوئی، بکیر بن عبد اللہ اشج کا ان سے سماع نہیں، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما جو سن ۶۹ ہجری میں فوت ہوئے، ان سے سماع کیسے؟

ثابت ہوا کہ مرد اور عورت کے رکوع و سجود کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں، یہ فرق بسند صحیح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی سے ثابت نہیں۔

⑫ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الْمَرْأَةُ تَضْطَمُّ فِي السُّجُودِ .

''عورت سجدہ میں اپنے آپ کو سمیٹ کر رکھے گی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :270/1)

سند ضعیف ہے۔ ہشام بن حسان بصری ''مدلس'' ہیں۔

ہشام بن حسان کی حسن بصری سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتِم : 56/9)

⑬ حسن بصری اور قتادہ رحمہما اللہ نے فرمایا:

إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنَّهَا تَنْضَمُّ مَا اسْتَطَاعَتْ، وَلَا تَتَجَافٰى لِكَيْ لَا تَرْفَعَ عَجِيزَتَهَا .

''جب عورت سجدہ کرے، تو جتنا ممکن ہو، سمٹ جائے اور کہنیوں کو پہلو سے دور نہ کرے تا کہ اپنی کمر اوپر نہ اُٹھائے۔''

(مُصنَّف عبد الرّزاق : 137/3)

سند ''ضعیف'' ہے۔ عبدالرزاق بن ہمام رحمہ اللہ کی تدلیس ہے۔

حسن بصری رحمہ اللہ کے قول کے ''ضعیف'' ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ معمر رحمہ اللہ نے حسن بصری رحمہ اللہ سے نہ سماع کیا ہے، نہ ہی ان کو دیکھا ہے۔

(المَراسيل لابن أبي حاتم : 219)

⑭ مجاہد رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ بَطْنَهُ عَلٰى فَخِذَيْهِ إِذَا سَجَدَ

كَمَا تَضَعُ الْمَرْأَةُ .

''آپ مرد کیلئے سجدے میں عورت کی طرح پیٹ کورانوں سے ملانا مکروہ سمجھتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :270/1)

سند سخت ''ضعیف'' ہے، لیث بن ابی سلیم ''ضعیف'' اور ''سی ء الحفظ'' ہے۔ امام احمد بن حنبل، امام دارقطنی، امام یحیٰی بن معین، امام ابوحاتم رازی، امام ابوزرعہ رازی، امام نسائی، امام ابن عدی رحمہم اللہ اور جمہور محدثین نے اسے حدیث میں ناقابل اعتبار قرار دیا ہے۔

⑮ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَلْزَقْ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا، وَلَا تَرْفَعْ عَجِيزَتَهَا، وَلَا تُجَافِي كَمَا يُجَافِي الرَّجُلُ .

''جب عورت سجدہ کرے، تو پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ چمٹائے، وہ اپنی کمر کو بلند نہ کرے اور کہنیوں کو پہلو سے دور نہ کرے، جیسا کہ مرد کرتے ہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :270/1، وسندهٗ صحيحٌ)

یہ ایک امام کا اجتہاد ہے، جو صحیح احادیث کے موافق نہیں۔

قارئین کرام! قرآن وحدیث یا کسی صحابی سے مرد اور عورت کے طریقہ نماز میں فرق ثابت نہیں ہوسکا۔ صرف ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا قول ثابت ہے، یاد رہے کہ عبادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق ادا کرنی چاہئے، نہ کہ اُمتیوں کے اجتہادات کے مطابق۔

محدث البانی رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

لَا أَعْلَمُ حَدِيْثًا صَحِيْحًا فِي التَّفْرِيْقِ بَيْنَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَصَلَاةِ الْمَرْأَةِ، وَإِنَّمَا هُوَ الرَّأْيُ وَالْإِجْتِهَادُ .

''میں نے مرد وعورت کے طریقہ نماز میں فرق کے بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں دیکھی، یہ صرف رائے اوراجتہاد ہے۔''

(السّلسلة الضّعيفة : 5500)

جس نے بھی یہ فرق بیان کیا ہے، اپنے اجتہاد سے بیان کیا ہے۔ ہر ایک کے اجتہاد کو قرآن وحدیث پر پیش کیا جائے گا، اگر موافق ہو، تو درست، ورنہ ترک کر دیا جائے گا۔

واضح رہے کہ بعض لوگ زیر ناف ہاتھ باندھتے ہیں، جبکہ ان کی عورتیں سینے پر ہاتھ باندھتی ہیں، یہ فرق محمد رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہے، فرمانِ نبوی ہے:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي .

''میری طرح نماز پڑھیں۔''(صحيح البخاري :631)

آپ ﷺ کا یہ فرمان عام ہے۔ ہر مرد وعورت کو شامل ہے۔ کسی صحیح مرفوع یا موقوف روایت سے بھی مرد وعورت کے طریقہ نماز میں فرق ثابت نہیں ہے۔ شریعت نے نماز کے بعض مسائل میں عورتوں کے لیے مخصوص احکام بیان کیے ہیں، مثلاً؛ لباس، امام کو لقمہ دینے کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا، امامت کی صورت میں صف کے درمیان میں کھڑے ہونا، صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا، وغیرہ وغیرہ، لیکن یہ صورتیں شرعی دلائل کی روشنی میں مستثنیٰ کی گئی ہیں، نیز یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہیئے کہ ان کا طریقہ نماز سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جب مردوں کے لیے نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا صحیح احادیث سے ثابت ہو گیا، تو عورتوں کے لیے یہی حکم ہو گا۔

الحاصل:

قارئین کرام! ہم نے مرد وعورت کی نماز میں فرق کے حوالے سے تمام دلائل کا

منصفانہ جائزہ پیش کر دیا ہے۔

آپ خود اندازہ لگا لیں کہ ان دلائل میں کتنی جان ہے؟ جبکہ فرمانِ رسول کے مطابق مرد و عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں، کیونکہ آپ ﷺ نے اُمت کو اپنے جیسی نماز پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ اب رسول اکرم ﷺ نے جس طریقے سے نماز پڑھی ہے، وہ کتب حدیث میں موجود ہے اور اس میں ایسا کوئی فرق بیان نہیں کیا گیا۔

❁❁❁❁❁❁❁